السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن پاک میں ارشاد اللہ عزوجل ہے ۔ اور اگر جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو تیرے حضور حاضر ہوں پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہیں اور معافی مانگے ان کے لیے رسول اللہ ﷺ تو بے شک اللہ عزوجل تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل قادر تھا گناہ بخش دے مگر ارشاد ہوتا ہے کہ توبہ قبول ہونا چاہو تو میرے پیارے کی سرکار میں حاضر ہو ۔

کیا یہ حکم اللہ عزوجل خاص دور نبوی ﷺ تک محدود تھا یا قیامت تک کے مسلمانوں کو عام ہے ؟ اگر عام ہے تو پھر جو قبر انور پر حاضر ہو کر آپ ﷺ کو مخاطب کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہے یہ جانتے ہوئے کہ میرے آقا (۱) میرے لیے اللہ عزوجل سے میرے گناہوں کی دعا کر رہے ہیں ۔

ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے یا قرآن پر عمل کر رہا ہے جو مجبوراً دور دراز ہونے کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتا وہ کیسے اپنے گناہوں کی تلافی کرے ۔

کیا رسول اللہ ﷺ اپنی قبر میں دنیاوی زندگی کی طرح زندہ ہیں نماز پڑھتے اور رزق کھاتے ہیں ؟ (۲)

کیا رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کی زیارت محض قبر انور کی زیارت کے لیے کسی اور مقصد کے لیے نہیں شرک ہے یا باعث برکت قبر انور کی زیارت کرنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے ؟ (۳)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں آپ ﷺ سے وقتا فوقتا اپنے لیے اور دوسروں کے لیے دعا کرواتے رہے مگر میرے علم میں نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کسی ایک بھی صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ سے اپنے لیے یا کسی دوسرے کے لیے کوئی دعا کروائی ہو ۔ اس آیت کی تفصیلی تفسیر کی خاطر مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی کی کتاب ''صيانة الإنسان'' کا مطالعہ فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا :

إِنَّ للَّهَ يَغ فِرُ لذُّنُوبَ جَمِيعًا --الزمر53

نیز فرمایا

وَمَن يَغ فِرُ لذُّنُوبَ إِلَّا للَّهُ --آل عمران135

مزید فرمایا

وَهُوَ لَّذِي يَق بَلُ لتَّو بَةَ عَن عِبَادِهِ وَيَع فُواْ عَنِ لسَّيِّ‍َٔاتِ وَيَع لَمُ مَا تَف عَلُونَ --شوري25

''اور وہی ہے جو قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں کی اور معاف کرتا ہے برائیاں اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو''

لہذا انسان اپنے گناہوں کی معافی اللہ تعالیٰ سے مانگے اور اسی کی بارگاہ میں توبہ کرے

فَسَبِّح بِحَم دِ رَبِّكَ وَ س تَغ فِر هُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابَا --النصر3

''تو پاکی بول اپنے رب کی خوبیاں اور گناہ بخشوا اس سے بے شک وہ معاف کرنے والا ہے''

(۲) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا :

إِنَّكَ مَيِّت وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ --الزمر30

''بے شک تجھے (اے نبی ﷺ) بھی مرنا ہے اور وہ بھی مرجائیں گے''

اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگراں کی قبروں میں زندگی دنیاوی نہیں ۔ موسیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر میں نماز پڑھنے اور

بَل أَحـ يَآءٌ عِندَ رَبِّهِم يُر زَقُونَ --آل عمران 169

سے قبر کی زندگی کے دنیاوی ہونے پر استدلال درست نہیں ۔

(۳) مدینہ منورہ میں رہنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اور مقبرۃ البقیع کی زیارت کر سکتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قبروں کی زیارت آخرت یاد دلاتی ہے البتہ تین مساجد کے علاوہ کسی اور جگہ رخت سفر باندھ کر جانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے وہ تین مسجدیں یہ ہیں ۔ مسجد حرام ، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام ومسائل

عقائد کا بیان ج1ص 47

محدث فتویٰ